جرمنی کے مشہور اخبار ’Suddeutsche Zeitung‘ کے صحافی کے ساتھ انٹرویو

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چار بجکر 45 منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق جرمنی کے مشہور اخبار ’Suddeutsche Zeitung‘ (SZ) کے صحافی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔

☆ **جرنلسٹ نے پہلا سوال کیا کہ آپ اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتے ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ یقیناً میں خدا تعالیٰ پر یقین رکھتا ہوں اور اس کا مطلب ہے کہ میں ایک ایسے خدا پر یقین رکھتا ہوں جو اس کائنات کا خالق ہے، جو میری دعاؤں کو سنتا ہے اور میں نے اس خدا کا اپنی دعاؤں کی قبولیت کی صورت میں مشاہدہ کیا ہے۔ میں نے اس خدا کو دیکھا ہے۔ جسمانی طور پر تو نہیں لیکن مَیں نے اپنے خدا کو دعاؤں کی قبولیت کے ذریعہ پہچانا ہے۔

☆ **اسی جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ جس خدا تعالیٰ پر یقین رکھتے ہیں اُس میں اور دوسروں کے خدا میں کوئی فرق ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ خدا تو صرف ایک ہی ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ خدا تو ایک ہی ہے جو مختلف قوموں میں نبی بھیجتا ہے اور ہمارا یقین ہے کہ ہر قوم میں ایک نبی آیا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔ یہ انبیاء اپنے اپنے وقت پر آئے اور انسانیت کی بھلائی کے لئے آئے۔

☆ **اس کے بعد صحافی نے سوال کیا کہ جب خلیفہ کا لفظ سامنے آتا ہے تو لوگوں کے ذہنوں میں یا تو پرانا دور آجاتا ہے یا ’داعش‘ ذہن میں آتی ہے۔ اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ خلیفہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ’جانشین‘ کا ہے اور خلافت ’جانشینی‘ کو کہتے ہیں۔ اور یہ اصطلاح اسلام میں بھی استعمال کی جاتی ہے۔ بالفاظ دیگر میں کہوں گا کہ ’کیتھولک پوپ‘ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خلیفہ کہلاتا ہے۔

☆ **صحافی نے پوچھا کہ آپ ’خلافت‘ کے ذریعہ کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ میں دو مقاصد لے کر آیا ہوں۔ ایک تو یہ کہ بنی نوع انسان میں حقوق اللہ کی ادائیگی کا احساس دلانا اور دوسرا حقوق العباد کی ادائیگی کا احساس دلانا۔ چونکہ خلیفہ مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کا جانشین ہے اس لئے خلیفہ کا بھی یہی کام ہے اور اُس نے بھی اسی مقصد کو حاصل کرنا ہے۔

☆ **اس کے بعد صحافی نے پوچھا کہ جرمنی کے انتخابات میں چند ہی ہفتے باقی ہیں اور اس وقت ریفیوجیز، اسلام اور مائیگریشن (migration) بنیادی مسائل ہیں۔ بہت سے احمدی بھی یہاں جرمنی میں بطور ریفیوجی آئے ہیں اور اس وقت بڑی اچھی طرح integrate ہو گئے ہیں۔ آپ جرمن سیاستدانوں کو کیا نصیحت کرنا چاہیں گے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جرمن حکومت اور جرمن لوگ ہمیشہ سے کھلے دل والے ہیں۔ اسی وجہ سے جرمن حکومت ایک بڑی تعداد میں پناہ گزینوں کو اپنے ملک کے اندر سمونے کی کوشش کر رہی ہے۔ اگر تو یہ تمام پناہ گزین چاہے وہ عرب ہوں یا پاکستان کے احمدی ہوں اپنے عہد کا پاس رکھ رہے ہیں یعنی وہ ملکی قانون کی پیروی کرنے والے ہیں اور اس قوم کا حصہ بننے والے ہیں تو پھر ان پناہ گزینوں سے کسی قسم کا کوئی خوف نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن اگر وہ کوئی برے کام کر رہے ہیں تو پھر چوکنا رہنے اور احتیاط کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ جہاں تک ہم احمدیوں کا تعلق ہے تو ہم ہمیشہ ملکی قانون کی پاسداری کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ہر ممکن حد تک اس معاشرہ میں integrate ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔

☆ **صحافی نے عرض کیا کہ اس وقت جو پناہ گزین جرمنی میں آ رہے ہیں آپ انہیں کوئی نصیحت کرنا چاہتے ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ یہی نصیحت کروں گا جو میں اپنے احمدیوں کو بھی کرتا ہوں کہ انہیں چاہئے کہ وہ قانون کی مکمل پیروی کرنے والے ہوں۔ اپنی تمام تر صلاحیتوں اور قابلیتوں کو ملک کی بھلائی کے لئے استعمال کرنے والے ہوں۔ اُن لوگوں کا خیال رکھنے والوں ہوں جنہوں نے ان پناہ گزینوں کو اپنے ملک کے اندر رہنے کا موقع دیا۔ اور اس ملک اور لوگوں کی جس حد تک ہو سکے خدمت کرنے والے ہوں۔ سوشل امداد لینے کی بجائے محنت کریں اور اور ملک کو بنانے والوں میں شامل ہوں۔

☆ **صحافی نے کہا کہ جرمنی میں یہودی بھی آباد ہیں۔ جب پناہ گزینوں کے آنے کا سلسلہ شروع ہوا تو اس بات پر بھی بہت بحث ہوئی کہ یہودیوں کو بڑی اچھی طرح سے پتہ ہے کہ پناہ گزین ہونے کا کیا مطلب ہوتا ہے۔ دوسری طرف اس بات کا بھی خوف ہے کہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ملک کے اندر آ رہی ہے اور مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان تناؤ کا خطرہ ہے۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ جو شر پسند ہیں قانونی لحاظ سے اُن کے ساتھ سختی سے پیش آیا جائے۔ احتیاط کی تو ضرورت ہے لیکن ان ریفیوجیز سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

☆ **صحافی نے کہا کہ احمدیوں اور دیگر مسلمانوں کے درمیان بھی تناؤ ہے۔ تو اس حوالہ سے کیا آپ کو کوئی خوف یا ڈر نہیں ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ اگر تو مسلمان پناہ گزین ملکی قانون کی پاسداری کرنے والے ہیں تو پھر مجھے کوئی ڈر نہیں ہے۔ اور یہ حکومت کا فرض ہے وہ قانون پر عمل درآمد کروائے۔

اس پر صحافی نے کہا کہ ہر وقت قانون پر عمل درآمد کروانا بعض اوقات ممکن نہیں ہوتا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ بعض جرمن لوگوں میں سے بھی تو ہیں جو مسلمانوں بلکہ احمدیوں کے بھی خلاف ہیں۔ ہمارا کام تو تبلیغ کا کام ہے۔ اس لئے جب ہم پیار، محبت، امن اور ہم آہنگی کا پیغام دیتے ہیں تو لوگوں کو خود ہی احساس ہو جاتا ہے اور وہ سمجھ جاتے ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم یہی ہے کہ اگر آپ پیار، محبت اور ہم آہنگی کے ساتھ رہیں اور دوسروں کے ساتھ پیار سے بات کریں تو آپ کے دشمن بھی آپ کے قریبی دوست بن جائیں گے۔

اس پر صحافی نے کہا کہ یہ تو ایک ’تھیوری‘ ہے۔ عملی طور پر تو ایسا نہیں ہوتا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ یہ کوئی theory نہیں ہے۔ ہمیں اس بات کا تجربہ ہے۔ آپ کے لئے شاید یہ theory ہو لیکن میرے لئے یہ تھیوری نہیں ہے۔

☆ **صحافی نے کہا کہ آپ کو اپنی زندگی کا کوئی خطرہ نہیں ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ میرا کام تو تبلیغ کرنا ہے۔ اگر تو میں چھوٹی چھوٹی باتوں سے ڈرنے لگ جاؤں تو پھر تبلیغ کا کام نہیں کر پاؤں گا۔ میں نے تو تبلیغ کرنی ہے خواہ میری جان کو خطرہ ہی کیوں نہ لاحق ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ پہلے میں پاکستان میں تھا۔ وہاں میری زندگی کو یہاں یوکے کی نسبت زیادہ خطرہ تھا کیونکہ وہاں ملکی قانون بھی شر پسندوں کی مدد کرتا ہے۔ وہ جو چاہتے ہیں احمدیوں کے خلاف کر سکتے ہیں۔

☆ **صحافی نے سوال کیا کہ لوگ جب اسلام کے بارہ میں بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں اسلام کی ایک قسم نہیں ہے بلکہ اسلام کی کئی قسمیں ہیں۔**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**۔ لوگ جو مرضی کہتے رہیں لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ اسلام ایک ہی ہے۔ ہاں جس طرح عیسائیت کے مختلف فرقے ہیں اُسی طرح اسلام کے اندر بھی کئی فرقے ہیں لیکن تمام فرقوں کی ایک ہی مقدس کتاب ہے اور سب کا ایمان یہی ہے کہ رسولِ کریم ﷺ خدا تعالیٰ کے نبی ہیں۔ پس تمام فرقے اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ایک خدا ہے اور ایک نبی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کے اندر مختلف فرقے ہیں لیکن اس کے متعلق بھی رسولِ کریم ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب اسلام کے اندر مختلف فرقے ہوں گے اور اُس وقت ایک شخص کا نزول ہوگا جو مسیح موعود اور مہدی معہود ہوگا۔ اور یہ شخص تمام مسلمان اُمت بلکہ ساری دنیا کو ایک ہاتھ کے نیچے جمع کرے گا اور اسلام کا اصل پیغام پھیلائے گا۔ پس یہی تبلیغ کا کام ہے جو ہم گزشتہ **125** سے زائد سالوں سے کر رہے ہیں۔

انٹرویو کے آخر پر صحافی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا۔

یہ انٹرویو پانچ بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔